مارا گیا بھائي رن میں زینب جائے کہاں
گھربار لٹا ھے بن میں زینب جائے کہاں

اے بھائي مدینة جاکے نانا کو میں کیا بتلاؤں
پوشاك تمہاري دوں یا درّوں کے نشاں دکھلاوں
پوچھینگے لوگ وطن میں زینب جائے کہاں

شبیر نے سر کٹوایا عباس نہر پر سوئے
ھمراہ جسے لائي تھي وہ سارے بہادر کھوئے
اك پھول بچا ھے چمن میں زینب جائے کہاں

اصغر کا کسي کو صدمة اکبر کا کسي کو غم تھا
قاسم کو کوئي روتي تھي دولھا کا کھیں ماتم تھا
کھرام تھا مردو زن میں زینب جائے کہاں

کلثوم نے درّے کھائے بانو نے رداء لٹوائي
دشوار تھا جس کا چلنا زنجیر اسے پھنائي
تھا طوق گراں گردن میں زینب جائے کہاں

لٹتي تھي کھي پہ چادر جھولا تھا کھي پہ خالي
جلتي تھي کہي پہ مسند لاشو کي کھي پامالي
کوئي لاش نہیں تھي کفن میں زینب جائے کہاں

اماں کو سناؤگي میں ان آنکھوں نے دیکھا منظر
تھا لال تمہارا تنہا اور چلتے تھے تیغ و خنجر
لاکھوں تھے تیر بدن میں زینب جائے کہاں

دیتا تھا صدائیں اس دم گودي میں سلاؤ اماں
همت کو بڑھاؤ میري امداد کو آؤ اماں
اب آخري سانس هے تن میں زینب جائے کہاں

سجدے مے جھکي پیشاني اور آئي دعاء هونٹوں پر
سر تن سے جدا هوتا تھا چلتا تھا لعیں کا خنجر
تھے سورج چاند گھن میں زینب جائے کہاں

گھوڑوں سے کچل کر تیرا کیا حال کیا اے بھائي
سوتے رہے تم ریتي پر اور نہ میں کفن دے پائي
جلتا رہا لاشہ رن میں زینب جائے کہاں

یہ ذکر سنا کر جب بھي برهان هدی روتے هے
دهرتي په حسامي اس دم املاك جمع هوتے هے
اٹھتا هے شور گگن میں زینب جائے کہاں